ایک نشری تقریر

شرک ـــــ ظلم عظیم

نعیم صدیقی

کائنات خدا کی سلطنت ہے جسے بنانے میں اسے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں پڑی، بلکہ اُس کے سوا کوئی دوسرا موجود تھا ہی نہیں۔ اللہ خود ہی بدیع السمٰوٰت والارض تھا، اُس نے بلا شرکتِ غیرے "کُن" کا حکم جاری کیا اور اس حکم کی تعمیل میں کائنات اُس شکل میں وجود میں آگئی جیسے کہ اللہ نے چاہا۔

اِس کائنات کی ہر شے اور اس کا ہر ذرّہ نہ صرف اُس کی مخلوق ہے، بلکہ اس کی بندگی میں بھی محو ہے۔ ہر چیز اس کے سامنے سجدہ ریز ہے۔ ہر موج اس کی تسبیح خواں ہے۔ ہر کرن اس کا ذکر کر رہی ہے۔ ہر وجود اس کے قوانین کی بے چون وچرا پیروی کرتا ہے۔ اور ہر کوئی رحمٰن کے سامنے عبدیت وعاجزی کے مقام پر پیش ہوتا ہے۔ زمین و آسمان کو اُس نے تھام رکھا ہے، تمام جانداروں کی پیشانی کے بال اُس کی مٹھی میں ہیں۔ بڑے بڑے اجرامِ فلکی کے مدار اور ان کی مہیب رفتاریں مقرر کرنے والا وہی ہے۔ وہ اپنی اس سلطنت کا تنہا خالق و مالک بھی ہے اور تنہا ہی اس کا فرمانروا بھی ہے۔ کسی دوسرے کا نہ اس کے بنانے میں کوئی حصہ ہے، نہ اس کے چلانے میں۔

اِس سلطنتِ کائنات کا مالک صرف ایک ہے۔ اس کا حاکم صرف ایک ہے۔ اس کا کارپرداز صرف ایک ہے۔ اس میں صرف ایک ہی مالک ومعبود کی جگہ ہے، اس کا ایک ہی عرش ہے، کوئی دوسرا عرش والا نہیں۔ اس کی ایک ہی کرسی ہے، کوئی دوسرا کرسی والا نہیں۔

اس کا ایک ہی قانونی نظام ہے، کوئی دوسرا قانون چلانے والا نہیں۔ ایسی توحیدی کائنات میں خدائے وحدہٗ لاشریک نے عقل رکھنے والی جو بھی مخلوق پیدا کی ہے اس کے لیے لازم کر دیا ہے کہ وہ اپنے خدائے واحد کی عبادت میں زندگی گزارے۔ سورۃ الذاریات میں وارد ہے کہ:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ (۵۶)

یعنی اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کا مقصدِ وجود ہی یہ قرار دیا ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس پوری دنیا میں خدا کے ماسوا اور ہر چیز اور ہر متنفس کا مقام بندگی کا مقام ہے، کوئی دوسرا الٰہ یا خدا نہیں اور نہ کسی کے پاس الوہیت یا خدائی کا کوئی ادنیٰ سا حصہ بھی ہے۔

شرک پر بات کرنے سے پہلے خدا کی توحید کو اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے، کیونکہ سارا دین اسی ایک نکتے کی تفسیر ہے۔ حضورؐ نے توحید کو رأس الطاعات کہا، یعنی خدا کی عبادت اور بندگی اور فرمانبرداری کی جڑ بنیاد توحید ہے۔ جس نے توحید کو قائم کر لیا اس کا سارا دین درست ہوا اور جس نے توحید کو ضائع کر دیا اس کی ساری نیکیاں اُن شاخوں کی طرح بکھر گئیں جو جڑ سے کاٹ دی گئی ہوں۔

توحید یہ ہے کہ خدا اپنے بندوں سے عبادت چاہتا ہے، عاجزی چاہتا ہے، فرمانبرداری چاہتا ہے، وہ یک سوئی طلب کرتا ہے، وہ اخلاق مانگتا ہے، وہ دو رنگی چھوڑ کر یک رنگی کا تقاضا کرتا ہے، وہ کہتا ہے کہ سب کی طرف سے مُنہ موڑ کر میری طرف رُخ کر لو، میرے لیے نیتوں اور اعمال کو خالص کر لو، میرے لیے پیشانیاں زمین پر ڈال دو اور بچھ جاؤ، تمام زندگی کو میرے لیے وقف کر دو، ہر قدم میری اجازت سے اور میری مرضی کے مطابق اُٹھاؤ، پکارنا ہو تو مجھے پکارو، مانگنا ہو تو مجھ سے مانگو، دُعائیں کرنا ہوں تو مجھ سے کرو، مصائب سے نجات چاہو تو میں "کاشِفُ الضُّرِّ وَالسُّوْءِ" ہوں، کسی کے مقابل میں پناہ ڈھونڈنی پڑے تو میری پناہ میں آؤ، خوف کھاؤ تو صرف میری گرفت کا کھاؤ، اعمال کی جزا و سزا کا تصور کرو تو میری جانب سے ہی کرو، تقدیر کو بنانے اور بگاڑنے والا صرف مجھے مانو۔

یہ ہے وہ رویہ جو خدا ہم سے طلب کرتا ہے اور اس کے لیے ہمیں انبیاء کے ذریعے دین کی تعلیم دلواتا ہے - وہ نیتوں اور جذبوں میں کوئی ملاوٹ گوارا نہیں کرتا - وہ ایمان اور عمل کے کھرے سکے مانگتا ہے ۔ کھوٹ اُس کے ہاں قبول نہیں ۔ اگر اس کی عبادت کے ساتھ کسی اور کی عبادت کی جائے، اس کی مرضیات کے ساتھ کسی اور کی مرضیات کی بھی پیروی کی جائے، اس سے حاجات مانگنے کے ساتھ ساتھ دوسروں سے بھی حاجات طلب کی جائیں، اس کے ساتھ اس کی مخلوق سے بھی اُمیدیں لگائی جائیں اور خوف کھایا جائے، یہ شرک کا رویہ ہے ۔

شرک سب سے بڑا ظلم اور سب سے بڑا گناہ اور جرم ہے ۔ اور اس کے متعلق قرآن میں اللہ تعالیٰ نے صاف بتا دیا ہے کہ شرک کا قطعی نتیجہ جہنّم ہے اور شرک کر کے زندگی گزارنے والے کے لیے کوئی بخشش نہیں اور جہنّم سے کسی صورت میں نجات نہیں ۔ علاوہ ازیں شرک حبطِ اعمال کا باعث ہے، یعنی کوئی نیکی بھی اگر کی ہو تو غارت ۔

سورۂ لقمان میں یہ بات بڑی نکھر کر سامنے آتی ہے کہ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۔ یہاں شرک کو ظلمِ عظیم کہا گیا ہے اور دوسری کئی آیات اور احادیث میں شرک کو ظلم کہا گیا ہے ۔ آخر شرک کے ظلم یا ظلمِ عظیم ہونے کا مطلب کیا ہوا ؟

ظلم دراصل کسی کی حق ماری اور کسی کے ساتھ بے انصافی کرنے کو کہتے ہیں ۔ خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرانا صریحاً ظلم ہے ۔ آخر جس وجود یا رُوح یا شخص کو کائنات کے بنانے، انسان کے پیدا کرنے، قانونِ فطرت کے مقرر کرنے، دین کا نظامِ ہدایت ترتیب دینے، رزق پہنچانے اور زندہ رکھنے اور مارنے میں کوئی دخل ہی نہ ہو اور جیسے بارش کے برسنے میں، بیماریوں کے وارد ہونے اور چلے جانے میں، مصیبتوں کے نازل ہونے اور ہٹ جانے میں، فصلوں کے شاداب ہونے اور سُوکھ جانے میں، اور اولادوں کے پیدا ہونے اور نہ ہونے میں سرے سے کوئی دخل ہی نہ ہو، اگر اسے خدا کے ان اختیارات، حقوق اور صفات میں حصہ دار بنا دیا جائے تو صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف یہ ظلم ہے بلکہ ظلمِ عظیم ہے ۔

دُنیا کا کوئی عام بادشاہ اس پر تیار نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی بادشاہی میں کسی دوسرے کو

حصہ دار مان لے یا وہ رعیت کو اس بات کی اجازت دے دے کہ لوگ جسے چاہیں اُس کا شریک بناتے رہیں۔ اُس کے بھی حکم مانیں، اُس کو بھی سلامیاں دیں، اُس کے سامنے بھی نذرانے پیش کریں، اُس کا بھی جھنڈا ہو، اس کی بھی مہر ہو، اُس کا بھی تاج ہو، اُس کے بھی افسر اور کارندے مقرر ہوں۔ یہ حق کوئی حکمران کسی دوسرے کو نہیں دیتا۔

کوئی باپ اس بات کو گوارا نہیں کر سکتا کہ اُس کی اولاد کے سامنے کوئی دوسرا بھی اپنے آپ کو باپ کی حیثیت سے پیش کرے یا خود اولاد میں سے کوئی اُٹھے اور اصلی باپ کے ساتھ کسی جھوٹے باپ کو پدریت کے مقام پر بٹھائے۔ پدریت اپنے ساتھ کوئی شرکت برداشت نہیں کرتی۔ ایسا ہو تو خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔

کوئی شوہر ٹھنڈے دل سے اس زیادتی کو برداشت نہیں کر سکتا ہے کہ اس کے شوہرانہ مرتبے میں کوئی دوسرا بھی اس کے ساتھ حصہ دار ہو یا اُس کی بیوی کسی دوسرے کے لیے ایسا چاہے۔ اسی طرح، زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے دائرے میں اختیار اور ملکیت کا چھوٹا سا جو جز اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کو ملا ہو، اُس میں بھی وہ کسی دوسرے کو اپنا ساجھے دار نہیں مان سکتا۔ شہد کی مکھی اور چیونٹی تک اپنے اس حق کا شعور رکھتی ہے۔

پھر آخر کیسے یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ خدا جس کی خدائی سچی، جس کا اقتدار حقیقی، جس کا حکم جاری و ساری اور جس کے قوانین پہاڑوں سے لے کر رائی کے دانے تک بے روک ٹوک نافذ ہیں، وہ اپنے مقام میں اپنی کسی ادنیٰ مخلوق کو حصہ دار بنا لے گا۔

وہ فوق الکل ہے، اس کی کسی سے رشتہ داری نہیں، وہ کسی کے لیے جذباتی جھکاؤ نہیں رکھتا، وہ کسی کی مدد کا محتاج نہیں، اسے کسی تمثیل و مثال کی ضرورت نہیں، اُسے بھوک نہیں لگتی کہ وہ کسی غذا کا حاجت مند ہو، اُسے اُونگھ نہیں آتی کہ وہ سو جانے کے دوران میں کسی قائم مقام نگران کی موجودگی چاہتا ہو۔ وہ جھینگے کے چلنے کی آواز تک بھی خود سن لیتا ہے، اُسے کسی آلے اور کسی معاون کی ضرورت نہیں کہ وہ اُسے بعض آوازیں سنوائے۔ وہ اپنی ہر مخلوق پر اپنی دستِ قہاری کی گرفت بغیر کسی تھکن کے رکھے ہوئے ہے اُسے کیا ضرورت کہ وہ کسی سے چاہے کہ آنا ذرا میرا ہاتھ بٹانا۔ اُسے بھول چوک لاحق نہیں ہوتی کہ وہ کسی سے خواہش کرے

کہ ذرا فلاں بات مجھے یاد دلا دینا۔

رزق کے خزانوں کی تمام کنجیاں اُس کے ہاتھ میں ہیں۔ غیب کے تمام اسرار و رموز اُس کے لامتناہی علم کے دفتر میں محفوظ ہیں۔ تقدیر کے سابق اور آیندہ فیصلے سارے اس کی لوحِ محفوظ میں ثبت ہیں۔ قوموں اور سلطنتوں اور دُنیاؤں کی اجلِ مسمّٰی کو طے کرنے والا وہ خود ہے۔ برق و رعد کے طوفانوں کی باگ ڈور اُس کے ہاتھ میں ہے۔ صبح و شام کے پہیے کو وہ گھماتا ہے۔ موسموں کا ادل بدل وہ کرتا ہے ــــ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ بندۂ خاکی کیسے جرأت کرتا ہے کہ وہ خدا کے ساتھ کبھی بُتوں کو، کبھی قبروں کو، کبھی دیوی دیوتاؤں کو، کبھی مظاہرِ قدرت کو، کبھی ارواح کو، کبھی ستاروں کو، کبھی درختوں اور سانپوں اور بندروں کو، کبھی احبار و رہبان، کبھی طاغوتوں اور ساحروں اور شیطانوں کو شریک ٹھیرا لیتا ہے۔

شرک کی چند بڑی قسمیں ہیں۔ ایک شرک فی الذات ہوتا ہے، یعنی مدعی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خدائی کا نظام ایک ہستی کے بجائے دو یا تین یا زیادہ ہستیاں چلا رہی ہیں۔ دوسرا شرک فی الصفات ہے، یعنی پیدا کرنا، رزق دینا، حکم جاری کرنا، زندگی موت کے فیصلے کرنا، مالکِ یوم الدین ہونا وغیرہ۔ خاص مراتب اور صفات جو صرف اللہ کے لیے ہیں، مشرک ان صفات کو دوسروں میں بھی تقسیم کرتا ہے۔ اسی طرح ایک مشرک خدا کے حقوق میں شرک کرتا ہے۔ یعنی یہ حق اس کا ہے کہ اس کی پرستش کی جائے۔ اس کے آگے نذریں پیش کی جائیں، اس کے لیے مال خرچ کیا جائے، اُس کے لیے جانور قربان کیے جائیں، اس کی راہ میں جہاد کیا جائے۔ اس کے نام کی سربلندی کے لیے اپنی جانیں فدا کر دی جائیں، اُسے ملجا و ماویٰ مانا جائے، اُس سے دُعائیں مانگی جائیں، اس سے جزا کی اُمید اور اس سے سزا کا خوف رکھا جائے، مگر مشرک یہ کرتا ہے کہ خدا کے ان حقوق میں دوسروں کو بھی حصہ دار بنا دیتا ہے۔

شرک کرنے والوں نے خدا کے ہونے کا انکار نہیں کیا اور نہ کبھی یہ دعویٰ کیا کہ کائنات کا خالق وہ تنہا نہیں یا اس کارخانے کا مالک وہ اکیلا نہیں یا علم اور حکم اور اختیار کے لحاظ سے وہ سب سے برتر نہیں، بلکہ شرک کرنے والوں کو شیطان نے ایسے طریقے سکھائے کہ انھوں نے توحید کے ایوان میں نقب لگائی اور ایسی نقب لگائی کہ آسانی سے پتہ بھی نہیں چلتا۔

مشرک کہتے ہیں کہ ہم بتوں یا روحوں یا جنوں یا ستاروں کو خدا نہیں سمجھتے، بلکہ ہمارا عقیدہ صرف یہ ہے کہ یہ مقدس ہستیاں ہمیں خدا کے قریب کر سکتی ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ یہ ہماری دعائیں اور عبادتیں اللہ تک پہنچانے اور ان کا پورا نتیجہ حاصل کرنے میں ہمارا ذریعہ ہیں۔ ان کی مدد سے اللہ تک ہماری بات پہنچ جاتی ہے اور ان کی مدد سے وہ منظور ہو جاتی ہے۔ یہ ہمارے سفارشی ہیں۔ خدا سے کہہ دیتے ہیں کہ دیکھیے یہ فلاں فلاں لوگ ہمارے آدمی ہیں، آپ ہمارے آدمیوں کا خاص خیال رکھیں۔ پھر جو کچھ وہ چاہتے ہیں، اللہ سے منوا لیتے ہیں۔ اور جس عرضی پر چاہیں دستخط کرا لیتے ہیں، کیونکہ وہ نیک اور پاک ہیں، اللہ کے پیارے ہیں، اللہ سے ان کی دوستی اور قرابت ہے۔

شیطان اس کام کے لیے پروہتوں اور پجاریوں اور مہنتوں اور پادریوں و مجاوروں اور نجومیوں اور جادوگروں کی کئی ٹیمیں تیار کر کے میدان میں لے آتا ہے۔ یہ سب بڑی مہارت سے اپنے اپنے بتوں، اپنے اپنے طاغوتوں اور اپنے اپنے شیاطین اور اپنی اپنی ارواح کی طرف بلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہاں آؤ، یہ اللہ کے پیارے ہیں، اللہ کے مقرب ہیں، ان کے ذریعے ہر مراد پوری کرا سکتے ہو، اور ان تک رسائی حاصل کرنے کے لیے ان کا دل خوش کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہماری ٹہل سیوا کرو، ہمارے آگے سلام کرو، ہمارے سامنے ہاتھ جوڑو، ہمیں کھلاؤ پلاؤ، ہمارے لیے گھی اور مرغ لاؤ، ہمارے لیے دودھ کا چڑھاوا چڑھاؤ، پھل پیش کرو، جانور لا کر ذبح کرو، پارچات پیش کرو، مٹھائیاں اور نقدی نذر کرو، پھر ہم تمہارے لیے خدا کے پیاروں کو راضی کریں گے اور وہ تمہارے لیے خدا سے دعائیں کریں گے اور جو کچھ وہ مانگیں گے، لازماً ملے گا۔ دولت ملے گی، وزارت ملے گی، ترقی ملے گی، شادی ہو جائے گی، اولاد ملے گی، مقدمے میں فتح ہوگی، بیماری کا زور ختم ہو جائے گا، تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے اور تمہارے دشمنوں کا صفایا ہو جائے گا۔

سارا کھیل دراصل بتوں اور طاغوتوں کے ان ٹھیکیداروں کا ہوتا ہے اور سادہ دل آدمی مارا جاتا ہے۔ نہ دنیا بھی خراب ہوتی ہے اور آخرت بھی تباہ ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگوں نے جگہ جگہ شرک کی ایجنسیاں کھول رکھی ہیں اور ہر مشرکانہ طریقے کو تقدس کے

رنگ میں رنگ دیا ہے۔

سب سے سخت دردناک معاملہ تو ایسے انبیاء، ایسے صالحین اور ایسے موحد بزرگوں کا ہے جنھوں نے ساری ساری زندگیاں توحید کو پھیلانے اور شرک کی بیخ کنی میں گذار دیں، مگر جب وہ وفات پا گئے تو شیطان نے اُن سے انتقام لینے کے لیے انہی کے مرقدوں پر اپنے لمبے چوڑے کیمپ لگا کر شرک کے چشمے جاری کر دیئے۔ یعنی تم بزرگوں نے جس خلق اللہ کو توحید کا درس دیا تھا، اب تمہارے ہی نام پر ہم اس کو شرک کی گندگی میں مبتلا کر کے لاتے ہیں — اور عین اُس جگہ لاتے ہیں جہاں تم مدفون ہو۔

سامعین کرام! جو کوئی چاہے کہ وہ خدا کی عدالت میں بروز قیامت عزت و شرف حاصل کرے اُس کے لیے لازم ہے کہ وہ توحید کی اس طرح حفاظت کرے جیسے آدمی اپنی جان کی حفاظت کرتا ہے۔ جیسے عزت و ناموس کی حفاظت کی جاتی ہے اور جیسے رات کو صحرا سے گذرنے والا راہی اپنے کیسۂ زر کی حفاظت کرتا ہے۔

سیدھی طرح دل میں اس بات پر گرہ باندھ لیجیے کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔ تمام سلامیاں، تمام عاجزیاں اور تمام پاکیزہ اعمال اس کے لیے ہیں۔ عبادت کی ہر شکل صرف اس کے لیے مخصوص ہے۔ اصل اطاعت اس کی اطاعت ہے، دوسری کوئی اطاعت بھی صرف اس کی اجازت سے اور اس کی مقررہ حدود میں کی جا سکتی ہے۔ مانگنے اور دعائیں کرنے اور فریادیں کرنے کا مرکز وہی ایک ہے۔ جب مصیبت گھیر اڈال لیتی ہے تو ایک وہی ہے جو مصیبت زدہ کے بچاؤ کا سامان کرتا ہے۔ وہ کوئی فیصلہ کر دے تو اسے بدلنے والا کوئی نہیں۔ وہ کچھ عطا کرنا چاہے تو اُسے روکنے والا کوئی نہیں، وہ اگر کوئی چیز روکنا چاہے تو عطا کرنے والا کوئی نہیں۔ وہ ہر دوسرے سے اپنی بات زبردستی منوا سکتا ہے، مگر کوئی دوسرا اپنی بات زبردستی اس سے نہیں منوا سکتا۔ وہ جس کو اجازت دے وہی اُس کے آگے سفارش کر سکتا ہے، جس کو اجازت نہ دے وہ کتنا ہی عظیم کیوں نہ ہو، اُس کے سامنے دم نہیں مار سکتا۔ وہ اپنے لیے ایسی گہری محبت چاہتا ہے کہ کسی دوسرے کے لیے ویسی محبت کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ وہ اپنے بندوں کو اپنے خوف سے بڑھ کر کسی اور چیز کا خوف کھانے کا اذن نہیں دیتا۔ انسان کو خالص اُس کی غلامی

کر کے جو سکون و اطمینان ملتا ہے وہ کسی اور طریقے سے نہیں ملتا۔

خدا آخرت میں سوال کرے گا کہ زندگی اور قوتیں تو میں نے تم کو دیں اور تم انہیں دوسروں پہ فدا کرتے رہے، مال تو میں نے تمہیں دیا، مگر میرے مال کو تم دوسروں کی خوشی حاصل کرنے کے لیے صرف کرتے رہے۔ اِس بات کو اللہ تعالیٰ نے یوں واضح کیا کہ جو کچھ خدا کا ہے وہ خدا کو تو نہیں ملتا اور جو کچھ شرکا کا نہیں ہے وہ اُن کو مل جاتا ہے۔ کتنا صریح ظلم ہے۔ ڈوبنے والی کشتی کے مسافر خدائے واحد کو پکاریں، مگر جب بچ نکلیں تو واپس آکر پھر بُتوں کی پوجا میں لگ جائیں کتنی بڑی بے انصافی ہے۔

سامعین کرام! خاتمہ کلام ہم ایک حدیث مبارکہ پر کرتے ہیں:

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا	حضرت ابن عباسؓ نے روایت کیا۔
قَالَ کُنْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ	کہا کہ میں ایک دن سواری پہ حضورؐ
وَسَلَّمَ یَوْمًا ۔ فَقَالَ	کے پیچھے بیٹھا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا
یَا غُلَامُ!	"اے لڑکے!
اِنِّیْ اُعَلِّمُکَ کَلِمٰتٍ	میں تجھ کو کچھ باتیں سکھانا چاہتا ہوں۔
اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ	خدا پر دھیان رکھ وہ بھی تیرا دھیان
اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ	رکھے گا۔ خدا پر دھیان رکھ تو اُسے
تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰہِ فِی الرَّخَاءِ	اپنے سامنے پائے گا۔ خوش حالی میں
یَعْرِفُکَ فِی الشِّدَّۃِ	اللہ کو پہچان، مصیبت میں وہ تجھے
اِذَا سَأَلْتَ مَا سْئَلِ	پہچانے گا۔" جب تو کچھ مانگے تو
اللّٰہَ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ	اللہ سے مانگ، اور جب تو مدد
فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ	طلب کرے تو اللہ ہی کی مدد طلب کر۔
وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ	اور جان لے کہ اگر تمام لوگ اس بات
لَوِاجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ	پر جمع ہو جائیں کہ تجھے کوئی فائدہ
یَنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ	پہنچائیں وہ ہرگز کوئی فائدہ تجھے

اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ ۔	نہ پہنچا سکیں گے، ماسوائے اس کے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے
وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰٓی اَنْ یَّضُرُّوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْكَ	اور اگر وہ جمع ہو جائیں اس بات پر کہ تجھے کچھ نقصان پہنچائیں تو ہرگز کچھ نقصان تجھے نہ پہنچا سکیں گے بجز اس کے کہ جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔
رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ ۔ (ترمذی)	قلم نوشتے مکمل کرنے کے بعد اٹھا لیے گئے اور صحیفوں کی تحریر خشک ہو چکی ۔

یہ حدیث بتاتی ہے کہ خاص خاص نوجوان صحابیوں کو حضورؐ کس محبت سے اور کیسی حکمت سے دینِ حق کی تعلیم دیتے تھے ۔ ایک ایک ارشاد رگ رگ میں اُتر جاتا تھا ۔

اللہ تعالیٰ کی ہزار در ہزار رحمتیں ہوں، نبی اکرمؐ پر اور خاص بخششیں ہوں صحابہ کرامؓ کے لیے ۔ نیز خدا ہمیں اپنے دین پر کاربند ہوتے اور خصوصاً توحید کے اصول پر پہاڑ کی طرح جم جانے کی توفیق دے ۔ اور شرک جیسی بلا سے بچائے، جو آخرت میں تباہی کا باعث ہو گی ۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(بہ شکریہ ریڈیو پاکستان لاہور)